ان الحیاء من الایمان (حدیث)

حیا اور پاک دامنی

محبوب العلماء والصلحا

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر
223 سنت پورہ فیصل آباد
+92-041-618003

باب ۱۰

زنا سے توبہ

انسان خطا کا پتلا ہے۔ بتقاضائے بشریت گناہ کا مرتکب ہو بیٹھتا ہے۔ جب احساس ہوتا ہے تو دل میں ندامت ہوتی ہے کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اسی ندامت کا دوسرا نام توبہ ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

الندم توبۃ [ندامت توبہ ہے]

اس لئے بندہ گناہ کر رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وقت بھی غضبناک نہیں ہوتے۔ وہ حلیم ہیں۔ غلطی پر پچھتانے کا موقع دیتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ گناہ کرتا دیکھ کر بھی غضبناک نہیں ہوتے

بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے سامنے کسی عابد کا تذکرہ ہوا۔ بادشاہ نے اسے بلا بھیجا۔ اور منت سماجت کر کے اسے اپنے محل میں رکھنے کی کوشش کی۔ عابد نے کہا، بادشاہ سلامت! بات تو بہت اچھی ہے مگر یہ بتایئے کہ اگر آپ مجھے کسی دن اپنی باندی سے زنا کرتا دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ بادشاہ یہ سن کر غضبناک ہو گیا کہنے لگا او بدکار تو میرے محل میں ایسی جرأت کیسے کرسکتا ہے۔ عابد نے کہا بادشاہ سلامت ناراض نہ ہوں۔ میرا رب کتنا کریم ہے مجھے دن میں ستر مرتبہ بھی گناہ کرتا دیکھے تو بھی مجھ پر غضبناک نہیں

ہوتا۔ اور نہ ہی اپنے دروازے سے دھکیلتا ہے۔ نہ ہی رزق سے محروم کرتا ہے تو میں اسکا دروازہ کیسے چھوڑوں اور آپ کے دروازے پر کیسے آؤں کہ آپ گناہ کرنے سے پہلے ہی مجھ پر غضبناک ہو رہے ہیں۔ اگر آپ جرم کرتا دیکھ لیں تو میرا کیا حشر کریں۔ یہ کہہ کر وہ عابد واپس چلا گیا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے چچا حضرت حمزہ ﷺ کے قاتل وحشی نے مکہ مکرمہ سے نبی علیہ السلام کو خط بھیجا کہ میں نے اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں مگر میرے لئے قرآن مجید کی درج ذیل آیت رکاوٹ ہے۔

وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ . وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا (الفرقان ۶۸)

[اور جو لوگ نہیں پکارتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے اللہ کو اور نہ خون کرتے ہیں ایسی جان کا جو اللہ نے منع کر دی ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ بدکاری کرتے ہیں، اور جو کرے یہ کام وہ جا پڑتا ہے گناہ میں]

میں شرک۔ قتل اور زنا تینوں کام کیے ہیں تو کیا میرے لئے توبہ ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ (الفرقان ۷۰)

[لیکن جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کیے یہ ہیں کہ بدل دے گا اللہ ان کی برائیاں نیکیوں کے ساتھ]

آپ نے یہ آیت لکھ کر وحشی کو بھیجی۔ اس نے جواب میں کہا کہ اس آیت میں نیک عمل کرنا شرط ہے پتہ نہیں کہ میں کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ
(النساء ۱۱۶)

[بے شک اللہ نہیں معاف فرماتے یہ کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جس کے لئے چاہے معافی عطا فرماتے ہیں]

نبی علیہ السلام نے یہ آیت لکھ کر بھیجی۔ وحشی نے جواب دیا کہ اس آیت میں مغفرت مشروط ہے، کیا خبر میری مغفرت چاہیں گے یا نہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الزمر ۵۳)

[کہہ دیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی نہ مایوس ہو، اللہ کی رحمت سے بے شک اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے تمام گناہ بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے]

نبی علیہ السلام نے یہ آیت لکھ کر بھیجی۔ اس میں مغفرت کے لئے کوئی پیشگی شرط کا تذکرہ نہیں تھا۔ وحشی ؓ نے مدینہ طیبہ حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ دین اسلام نے مایوسی کو کفر کہا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ (یوسف ۸۷)

[بے شک اللہ کی رحمت سے کافر نا امید ہیں]

لہٰذا اگر کسی بندے نے بار بار زنا کا ارتکاب بھی کیا ہے تو بھی اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ جب چاہے اپنے روٹھے ہوئے رب کو منا سکتا ہے۔

(۴) توبہ کا آخری وقت

نبی علیہ السلام نے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص موت کے

وقت سانس اکھڑنے سے پہلے توبہ کرلے تو بھی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ
(الشوریٰ ۲۵)

[وہ ہے کہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی اور ان کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے]

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ

اِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا

[بے شک وہ رجوع کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے]

سے کیا مراد ہے؟ فرمایا جو بندہ گناہ کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا یہ سلسلہ کب تک رہے گا۔ فرمایا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔ یعنی اس وقت تک کوئی بھی زانی زنا سے توبہ کرلے گا تو قبول ہو جائے گی۔

(۴) توبہ کا طریقہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (النساء : ۱۱۰)

[جو برے کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے معافی مانگے اللہ تعالیٰ

کو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا پائے گا]

بعض تابعین سے منقول ہے کہ ایک گناہگار گناہ کرتا ہے پھر اس پر نادم ہو کر استغفار کرتا رہتا ہے، حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر کے اسے جنت میں داخل کر دیتے ہیں تو شیطان لہتا ہے اے کاش میں اسے گناہ میں مبتلا ہی نہ کرتا۔

(۵) توبہ کی علامتیں

آدمی کی توبہ چار علامتوں سے پہچانی جاتی ہے۔

(۱) پچھلے گناہوں پر ندامت اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا دل میں پکا ارادہ ہو۔

(۲) اپنے دل میں کسی مومن کے خلاف کینہ نہ رکھے یعنی سب کو اللہ تعالیٰ کے لئے معاف کر دے۔

(۳) فاسق و فاجر لوگوں سے قلبی تعلق کو توڑے بلکہ علیحدگی اختیار کر لے۔

(۴) موت کی تیاری میں لگ جائے۔

ایسی توبہ کرنے والے کے بارے میں لوگوں پر چار چیزیں واجب ہو جاتی ہیں۔

(۱) اس سے محبت کریں۔ نفرت دل سے نکال دیں۔

(۲) توبہ پر ثابت قدمی کی دعا کریں۔

(۳) گزشتہ گناہوں پر اسے شرمندہ نہ کریں۔

(۴) نیک کام کرنے میں، اسکا تعاون کریں۔

ایسی سچی توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بھی چار انعامات سے نوازتے ہیں۔

(۱) اس کے گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ حدیث پاک میں بھی ہے

التائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوٰۃ: ج۲، ص ۲۰۶)

[گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے، اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں]

(۲) آئندہ شیطان کے حملوں سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَان

[بے شک میرے بندے کہ نہیں ہے تیرے لئے ان پر کوئی حجت]

(۳) اسکو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ

[بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے]

حدیث پاک میں بھی ہے۔

التائب حبیب اللہ [توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے]

(۴) دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے اسے خوف سے امن کی خوشخبری عطا کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حم سجدہ ۳۰)

[ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ خوف کرو تم اور نہ غم کرو تم اور تمہیں خوشخبری ہو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے]

(۶) گناہ گار کو شرمندہ نہ کریں

حضرت حسن ؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک عورت کو زنا کرنے پر رجم کی سزا دی اور پھر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض صحابہ کرام ؓ نے پوچھا کہ اے نبی اکرم ﷺ آپ نے خود ہی رجم کی سزا دی اور خود ہی نماز جنازہ پڑھائی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر آدمیوں میں تقسیم کردی جاتی تو ان کے گناہ معاف ہو جاتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مؤمن غفلت کی وجہ سے گناہ کرتا ہے اسے پسند نہیں کرتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ (حجرات ۷)

[نفرت ڈال دی تمہاری طرف کفر اور گناہ اور نافرمانی کی]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مؤمن معصیت سے خوش نہیں ہوتا۔ غفلت کی وجہ سے کر بیٹھتا ہے۔ پس جب توبہ کر لے تو اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہیے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مؤمن کو اس کے گناہ کی وجہ سے شرمندہ کرتا ہے اسے اس وقت تک موت نہیں آتی جب اس گناہ میں خود ملوث نہ ہو جائے۔

اس لئے جب بندہ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے اعضاء۔ اس کے کراما کاتبین۔ زمین کے ٹکڑے وغیرہ سب گناہ بھلا دیتے ہیں۔ نامہ اعمال سے گناہ مٹا دیتے ہیں تا کہ قیامت کے دن کوئی گواہی دینے والا بھی نہ ہو۔ پس اگر کوئی عورت زنا سے سچی توبہ کر لے تو لوگوں کو زیب نہیں دیتا کہ اس کو شرمندہ کریں یا عار دلائیں اگر چہ اس نے طوائف کی زندگی کیوں نہ گزاری ہو۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

(۷) گناہ کے باوجود مؤمن

اللہ تعالیٰ نے ابلیس ملعون کو مہلت دی تو اس نے کہا تیری عزت کی قسم۔ میں تیرے بندے کے سینے سے نہیں نکلوں گا جب تک اسے موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں اپنے بندوں کے لئے توبہ کو عام کر دوں گا حتیٰ کہ انہیں موت آجائے۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت تو دیکھو کہ گناہ کے بعد انہیں مؤمن کے لقب سے ذکر فرماتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (النور ۳۱)

[اور توبہ کرو تم اللہ سے سب کے سب اے مؤمنو! تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ]

جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اسے اپنا محبوب قرار دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ (البقرۃ:۲۲۲)

[اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں]

جب اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے سے محبت کرتے ہیں تو بندوں کو کہاں اجازت ہے کہ وہ اس سے نفرت کریں۔

(۸) نیکیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

التائب من الذنب كمن لا ذنب له

[گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا توبہ کر پھر گناہ نہ کرنا۔ سائل نے کہا کہ میں توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ کر چکا ہوں۔ فرمایا پھر توبہ کر لو آئندہ گناہ نہ کرنا۔ اس نے پوچھا کب تک۔ فرمایا اس وقت تک کہ شیطان تھک جائے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ایک عورت کو باغ میں پایا تو اس سے بوس و کنار وغیرہ سب کچھ کیا البتہ مجامعت نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لمحے سکوت فرمایا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ [بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں]

نبی علیہ السلام نے اس شخص کو یہ آیات سنائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ اسی شخص کی خصوصیت ہے یا تمام لوگوں کے لئے ہے فرمایا تمام لوگوں کے لئے ہے۔

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہر بندے پر دو فرشتے نگران ہیں۔ دائیں جانب والا

نیکی کا فرشتہ بائیں جانب والے بدی لکھنے والے فرشتے پر نگران ہے جب کوئی بندہ نیکی کرتا ہے تو دائیں جانب کا فرشتہ فوراً اسے لکھ لیتا ہے لیکن جب وہ بندہ گناہ کرتا ہے تو بائیں جانب والا فرشتہ پوچھتا ہے کہ میں اسے لکھ لوں دوسرا کہتا ہے کہ ابھی پانچ گناہ اکٹھے ہونے دو۔ جب پانچ گناہ اکٹھے ہو جاتے ہیں تو وہ ایک نیکی کر لیتا ہے۔ پس فرشتہ کہتا ہے کہ ایک نیکی دس کے برابر ہوتی ہے پس تم پانچ گناہ کے بدلے پانچ نیکیاں سمجھ لو بقیہ پانچ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دو۔ اس پر شیطان چیختا ہے کہ ابن آدم پر غلبہ پانا میرے بس کی بات نہیں ہے۔

(۹) کفر کی بھی معافی ہے

اللہ تعالیٰ کے دربار میں سو سال کا کافر بھی آ کر سچی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ إِن يَنتَهُواْ يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ (الانفال ۳۸)

[کافروں سے کہہ دو اگر وہ باز آ جائیں تو جو پہلے ہو چکا معاف کر دیا جائے گا]

پس اگر کفر کی بھی توبہ ہے تو ان گناہوں کا کیا کہنا جو کفر سے کم درجہ کے ہیں۔ پس زانی اگر توبہ کرے گا تو یقیناً بخشش نصیب ہوگی۔

(۱۰) زنا سے توبہ کرنے والوں کے واقعات

کتاب التوابین اور تنبیہ الغافلین سے ان لوگوں کے واقعات نقل کیے جاتے ہیں جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا لیکن بعد میں نادم شرمندہ ہو کر معافی مانگی اور زندگی کی ترتیب کو بدل لیا اور پاکدامنی کی زندگی گزارنے لگے۔

زانیہ عورت کی توبہ

حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نبی علیہ السلام کے ساتھ عشاء

کی نماز پڑھ کر نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت نقاب اوڑھے راستے میں کھڑی ہے۔ وہ کہنے لگی کہ مجھ سے بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے میں نے پوچھا تیرا گناہ کیا ہے اس نے کہا کہ میں نے زنا کا ارتکاب کیا اور اس سے پیدا ہونے والے بچے کو بھی قتل کر دیا۔ میں نے کہا تو خود بھی ہلاک ہو گئی اور ایک معصوم جان کو بھی ہلاک کر دیا۔ خدا کی قسم تیری توبہ قبول نہیں۔ یہ سن کر اس عورت نے چیخ ماری گویا کہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ میں آگے چلا گیا۔ اپنے جی میں سوچا کہ جب نبی علیہ السلام موجود ہیں تو مجھے فتویٰ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ صبح ہوئی تو میں جلدی سے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گزشتہ رات ایک عورت نے مجھ سے مسئلہ پوچھا اور میں نے اسکا یوں جواب دیا۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا اے ابوھریرہؓ! تو خود بھی ہلاک ہوا اور اسے بھی ہلاک کیا۔ کیا تجھے یہ آیت معلوم نہ تھی۔

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا. يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا. اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (الفرقان ۷۰-۶۸)

[نہیں قتل کرتے وہ کسی ایسی جان کو کہ اللہ نے حرام کیا ہے اسے مگر حق کے ساتھ اور نہ بدکاری کرتے ہیں۔ اور جو اس طرح کرے وہ بڑے گناہ میں پڑ گیا، اس کیلئے دوہرا عذاب ہے اور قیامت کے دن ہمیشہ کیلئے اس میں خوار ہوتے رہیں گے۔ جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک عمل کیے اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت نبی علیہ السلام کے ہاں سے چلا گیا اور میرا حال یہ تھا کہ مدینہ کی گلیوں میں ڈھونڈتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے اس عورت کا پتہ بتائے جس نے کل رات مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا۔ مجھے دیکھ کر بچے شور کرتے تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دیوانہ ہو گیا۔ اسی طرح رات ہو گئی۔ قدرتی بات ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد کل کی جگہ پر وہی عورت مجھے کھڑی ہوئی مل گئی۔ میں نے اسے نبی علیہ السلام کا فرمان سنایا کہ تیری توبہ قابل قبول ہے یہ سن کر وہ عورت خوشی کے مارے رونے لگی اور کہنے لگی کہ فلاں باغ میرا ہے۔ میں اسے گناہ کے کفارہ میں مساکین کے لئے صدقہ کرتی ہوں۔

زانیہ عورت توبہ کر کے ولیوں کی ماں بنی

فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ عورت تھی لوگ اس کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو جاتے تھے۔ اسکا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا۔ حال یہ تھا کہ جو شخص اسے ایک نظر دیکھ لیتا وہ اس سے ملاقات کے لئے بے تاب ہو جاتا۔ وہ عورت دس دینار وصول کرتی پھر اپنے پاس آنے دیتی۔

ایک دن ایک نوجوان عابد کا ادھر سے گزر ہوا۔ اس نے پری چہرہ عورت کو تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فریفتہ ہو گیا دل قابو میں نہ رہا۔ ہزار جتن کیے کہ اس عورت کا خیال دل سے نکل جائے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ دن رات صبح و شام اسی عورت کا خیال اس کے دل پہ چھایا رہتا۔ مجبور ہو کر اس نے اپنا مال و اسباب بیچا اور دس دینار اکٹھے کیے۔ پھر عورت کے وکیل کے ذریعے اس تک پہنچ گیا۔ عورت زیب و زینت کیے پلنگ پہ بیٹھی تھی یہ عابد بھی اس کے ساتھ پلنگ پر بیٹھ گیا اور ہاتھ بڑھا کر بوس و کنار کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی۔ سابقہ عبادتوں کی برکتوں کا ظہور ہوا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ میرا پروردگار مجھے اس حالت میں دیکھ رہا ہے ایسا نہ ہو کہ اس حرام عمل سے میری

کی ہوئی سب عبادتیں ضائع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف دل پر طاری ہوا کہ اس نے کانپنا شروع کر دیا۔ چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔

عورت نے پوچھا تجھے کیا ہوا۔ عابد نے کہا مجھے اپنے پروردگار سے شرم آ رہی ہے میں واپس جانا چاہتا ہوں۔ عورت کہنے لگی کہ لوگ تو اس موقع کے لئے مدتوں ترستے ہیں تجھے حاصل ہے اپنی مراد پوری کر لے۔ عابد کہنے لگا میں نے تجھے جو مال دیا تھا وہ تیرے لئے حلال ہے بس مجھے جانے دو۔ عورت کہنے لگی کہ لگتا ہے تو نے یہ کام پہلے کبھی نہیں کیا۔ عابد کہنے لگا ہاں، کبھی نہیں کیا۔ عورت نے اس عابد کا نام پتہ پوچھا تو اس عابد نے سب کچھ بتا دیا۔ جب وہاں سے نکلا تو زار و قطار رونے لگا۔ کہ میں اللہ کے در کو چھوڑ کر ایک زانیہ کے در پر آ پہنچا۔ ادھر زانیہ عورت کے دل میں بھی عابد کی برکت سے خوف خدا طاری ہوا۔ اپنے جی میں کہنے لگی کہ اس شخص کا پہلا گناہ تھا اور یہ اسقدر ڈرا۔ میں برسوں سے گناہ کر رہی ہوں میں نہیں ڈرتی۔ حالانکہ میرا خدا بھی تو وہی ہے اور وہ مجھے بھی سب کچھ کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

اس عورت نے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ معمولی کپڑے پہن لئے اور عبادت میں مشغول ہو گئی۔ ایک دن اس کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ میں اس عابد کے پاس چلی جاؤں ممکن ہے وہ میرے ساتھ نکاح کر لے۔ میں اس سے دین سیکھوں گی وہ عبادت میں میرا معاون بنے گا۔ یہ کہہ کر اس نے سامان باندھا اور اس عابد کی بستی میں پہنچی۔ عابد کو بلایا جب وہ سامنے آیا تو اس عورت نے چہرہ کھول دیا کہ وہ اسے پہچان لے۔ عابد نے اس عورت کو دیکھا تو اس کی نگاہوں میں سارا منظر پھر گیا۔ اس نے ایک چیخ ماری اور اسکی روح پرواز کر گئی۔ عورت کو اسکا بہت صدمہ ہوا اس نے عابد کے بھائی سے نکاح کر کے نیکی کی زندگی گزارنی شروع کر دی۔ اس کے سات بچے ہوئے جو بنی اسرائیل کے اولیاء بنے۔ واللہ سبحانہ اعلم بالصواب۔

زانی جوان کی سچی توبہ

زہری روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ پوچھی تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر ایک نوجوان رو رہا ہے جس نے میرے دل کو ہلا دیا ہے۔ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ اسے اندر لے آؤ۔ وہ نوجوان حاضر خدمت ہوا تو زاروقطار رو رہا تھا۔ نبی علیہ السلام نے پوچھا تمہارے رونے کی کیا وجہ ہے۔ نوجوان نے کہا کہ میرے گناہوں کا بوجھ مجھے رلا رہا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ رب جبار مجھ پر بہت غضبناک ہوگا۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا اے نوجوان کیا تو نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ پوچھا کیا تو نے کسی جان کو ناحق قتل کیا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف فرمادیں گے اگرچہ وہ ساتوں آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں سے بڑھے ہوئے کیوں نہ ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرا گناہ بڑا ہے یا کرسی۔ اس نے کہا میرا گناہ بڑا ہے۔ فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا عرش۔ بڑا ہے اس نے کہا کہ میرا گناہ بڑا ہے۔ فرمایا کہ عظیم کو رب عظیم ہی معاف فرمائے گا۔ اچھا بتاؤ کہ تیرا گناہ کیا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے حیا آتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتادو۔

کہنے لگا کہ میں کفن چور تھا۔ سات سال تک یہی کام کرتا رہا۔ ایک دفعہ انصار کی نوجوان لڑکی فوت ہوگئی۔ میں نے حسب عادت رات کو قبر کھودی اور کفن اتار کر چل دیا۔ تھوڑی دور گیا تو شیطان نے مجھ پر غلبہ پایا اور شہوت کو بھڑکا دیا۔ میں واپس گیا اور اس کے ساتھ زنا کیا۔ جب فارغ ہو کر اٹھنے لگا تو مجھے یوں لگا جیسے وہ لڑکی کہہ رہی ہے کہ اے بندہ خدا تجھے قیامت کے دن سزا جزا دینے والے پروردگار سے حیا نہیں آتی۔ جس وقت وہ ظالم سے مظلوم کو بدلہ دلوائیں گے۔ تو مرنے والوں کے مجمع میں مجھے ننگی کرکے

چل دیا اور مجھے اللہ کے روبرو حالت جنابت میں حاضر ہونے پر مجبور کر دیا۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ وہ نوجوان وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ مدینہ کے باہر پہاڑوں کے درمیان چالیس دن تک روتا اور فریاد کرتا رہا۔ اپنے پروردگار سے توبہ تائب ہوتا رہا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سہارا نظر نہیں آ رہا تھا۔ چالیس دن رات خوب رو رو کر معافی مانگی تو ایک مرتبہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگا۔ اے پروردگار اگر آپ نے میری توبہ قبول کر لی ہے تو نبی علیہ السلام کو اطلاع دے دیجیے۔ اگر توبہ قبول نہیں کی تو آگ بھیج کر مجھے دنیا میں ہی کوئلہ بنا دیجیے مگر آخرت کے عذاب سے بچا لیجیے۔

اتنے میں جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف سلام بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ خود سلام ہیں۔ سلام کا مبدا اور منتہی وہی ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ کیا مخلوق کو آپ نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا مجھے بھی اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا مخلوق کو آپ رزق دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مجھے بھی اور ساری مخلوق کو اللہ تعالیٰ رزق دیتے ہیں۔ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کیا بندوں کی توبہ آپ قبول کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میری اور تمام بندوں کی توبہ کو اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتے ہیں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان کی توبہ قبول کر لی آپ ﷺ بھی اس پر نگاہ شفقت فرمائیے۔ نبی علیہ السلام نے نوجوان کو بلا کر توبہ قبول ہونے کی بشارت سنائی۔

جاننا چاہیے کہ زندہ کے ساتھ زنا مردہ کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے نوجوان کی سچی توبہ قبول کر لی تو ہمیں بھی اپنے کرتوتوں سے سچی توبہ کرنی چاہیے۔

ایک زانی نوجوان کی توبہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کی قوم میں کفل نامی ایک شخص تھا جو گناہوں کے کرنے میں بڑا بے باک تھا۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی جو بہت مجبور تھی۔ اس نے اس کو ساٹھ دینار اس شرط پر دیے کہ وہ اسے اپنے ساتھ گناہ کرنے دے۔ عورت راضی ہو گئی۔ پھر جب وہ اس سے گناہ کرنے لگا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جیسا کہ مرد عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو عورت کی چیخ نکل گئی اور رونے لگی۔ اس جوان نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو کیا میں نے تمہیں اس کیلئے مجبور کیا تھا؟ اس نے کہا نہیں یہ بات نہیں بلکہ یہ گناہ ایسا ہے جو میں نے آج تک نہیں کیا لیکن آج میں اپنی مجبوری کی وجہ سے مجبور ہو گئی۔ یہ سن کر وہ نوجوان اس سے ہٹ گیا اور اسے کہا جاؤ چلی جاؤ اور یہ دینار بھی لے جاؤ۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم کفل کبھی آج کے بعد یہ گناہ نہیں کرے گا۔ پھر یہ شخص اسی رات فوت ہو گیا۔ صبح ہوئی تو اس کے گھر کے دروازے پر لکھا ہوا تھا

قد غفر اللہ الکفل (اللہ نے کفل کی مغفرت کر دی)

☆☆☆